

اشارات

سیاست، تجارت، صنعت و حرفت، اور علوم و فنون کے میدانوں میں مغربی قوموں کے حیرت انگیز اقدامات کو دیکھ کر بہت سے دل اور دماغ سخت دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ شاید ان قوموں کی ترقی لازوال ہے۔ دنیا پر ان کے غلبہ و تسلط کا دائمی فیصلہ ہو چکا ہے۔ رجب منگول کی حکومت، اور عناصر کی فرمانروائی کا انھیں ٹھیکہ دیدیا گیا ہے۔ اور ان کی طاقت ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی ہے کہ کسی کے اکھاڑے نہیں اکھڑ سکتی۔

ایسا ہی گمان ہر زمانے میں ان سب قوموں کے متعلق کیا جا چکا ہے۔ جو اپنے اپنے وقت کی غالب قومیں تھیں مصر کے فرعون، عرب کے عاد و ثمود، عراق کے کلدانی، ایران کے اکاسرہ، یونان کے جہانگیر فاتح روم کے عالمگیر فرمانروا، اسلام کے جہاں بخشا مجاہد، تاتار کے عالم سوز سپاہی، سب اس کرہ خاکی کے بیچ پر اسی طرح غلبہ و زور کے تماشے دکھا چکے ہیں۔ ان میں سے جس جس کے کھیل کی باری آئی، اس نے اپنی چلت پھرت کے کرتب دکھا کر اسی طرح دنیا کو حیرت میں ڈال ڈال دیا ہے۔ ہر قوم جب اٹھی ہے تو وہ اسی طرح دنیا پر چھا گئی ہے، اسی طرح اس نے چاروں انگ عالم میں اپنی شوکت و جبروت کے ڈنچے بجاے ہیں اسی طرح دنیا نے مہوت ہو کر گمان کیا ہے کہ ان کی طاقت لازوال ہے۔ مگر جب انکی اجل پوری ہو گئی

اور حقیقت میں لازوال طاقت رکھنے والے فرمانروا نے ان کے زوال کا اٹل فیصلہ صادر کر دیا، تو وہ ایسے گھرے گھرے کہ اکثر تو صفحہ ہستی سے ناپید ہی ہو گئے، اور بعض کا نام و نشان اگر دنیا میں باقی رہا بھی تو وہ اس طرح کہ وہ اپنے محکوموں کے محکوم ہوئے اپنے غلاموں کے غلام بنے، اپنے مغلوبوں سے مغلوب ہو کر رہے۔ قَدْ خَلَّتْ مِنْ

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (۱۴: ۳)

کائنات کا نظام کچھ اس طور پر واقع ہوا ہے کہ اس میں کہیں سکون اور ٹھیراؤ نہیں ہے۔ ایک پیہم حرکت، تغیر اور گردش ہے جو کسی چیز کو ایک حالت پر قرار نہیں لینے دیتی۔ ہر کون کے ساتھ ایک فساد ہے، ہر بناؤ کے ساتھ ایک بگاڑ ہے، ہر بہار کے ساتھ ایک خزان ہے، ہر چڑھاؤ کے ساتھ ایک اتار ہے، اور اسی طرح اس کا عکس بھی ہے۔ ایک ماشہ بھر کا دانہ آج ہوا میں اڑا اڑا پھرتا ہے، کل وہی زمین میں استحکام حاصل کر کے ایک تناور درخت بن جاتا ہے، پرسوں وہی سوکھ کر پوند خاک ہو جاتا ہے، اور پھر فطرت کی نو بخشے والی قوتیں اسے چھوڑ کر کسی دوسرے بیج کی پرورش میں لگ جاتی ہیں نیز زندگی کے اتار چڑھاؤ میں انسان جب ان میں سے کسی ایک حالت کو زیادہ طویل مدت تک جاری رہنے ہوئے دیکھتا ہے، تو سمجھتا ہے کہ یہ حالت دائمی ہے۔ اگر اتار ہے تو کھتا ہے کہ اتار ہی رہے گا۔ اگر چڑھاؤ ہے تو خیال کرتا ہے کہ چڑھاؤ ہی رہے گا لیکن یہاں فرق جو کچھ بھی ہے دیر اور سویر کا ہے۔ دو ام کسی حالت میں بھی نہیں ہے۔ وَتِلْكَ الْآيَاتُ مُرْتَدًّا وَاٰهَابًا لِلنَّاسِ (۱۴: ۳)

دنیا کے حالات ایک طرح کی دوری حرکت میں گردش کر رہے ہیں۔ پیدائش اور موت، جوانی اور بڑھاپا، قوت اور ضعف، بہار اور خزان، شگفتگی اور پرمردگی، سب اسی گردش کے مختلف شون ہیں اس گردش میں باسی باری سے ہر چیز پر ایک دور اقبال کا آنا ہے جس سے وہ ترقی پاتی ہے، قوت اور زور دکھاتی ہے، حسن اور بہار کی نمائش کرتی ہے جتنی کہ اپنی ترقی کی انتہائی حد کو پہنچ جاتی ہے، پھر ایک دوسرا دور مبارک آتا ہے جس میں وہ گھٹتی ہے، مرجھاتی ہے، ضعف اور ناتوانی میں مبتلا ہوتی ہے، اور آخر کار وہی قوتیں اس کا خاتمہ کر دیتی ہیں جنہوں نے اس کی ابتدا کی تھی۔

یہ اپنی مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اور دنیا کی سب چیزوں کے مانند ہی سنت انسان

بھی جاری ہے، خواہ اس کو فرد کی حیثیت سے لیا جائے یا قوم کی حیثیت سے ذلت اور عزت، عسراور قیسرتنزیل اور ترقی۔ اور ایسی ہی دوسری تمام کیفیات اسی دوری حرکت کے ساتھ مختلف افراد اور مختلف قوموں میں تقسیم ہوتی رہتی ہیں۔ باری باری سے سب پر یہ دور گزرتے ہیں۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اس تقسیم میں کلمتہ محروم رکھا گیا ہو، یا جس پر کسی ایک کیفیت کو دوام بخشا گیا ہو، عام اس سے کہ وہ اقبال کی کیفیت ہو یا ادبیا کی

سِنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكَ وَلٰكِنْ تَجِدَ لِسِنََّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (۸:۲۲)

روئے زمین کے چپے چپے پر ہم کو ان قوموں کے آثار ملتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزری ہیں۔ وہ اپنے تمدن تہذیب، اپنی صنعت و کاریگری، اپنی ہنرمندی و چابک دستی کے ایسے نشانات دنیا میں چھوڑ گئی ہیں جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آجکل کی ترقی یافتہ اور غالب قوموں سے کچھ کم نہیں بلکہ اپنے ہم عصروں پر ان کا غلبہ کچھ ان سے زیادہ ہی تھا۔ کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَرًا وَاَلَا اَرْضٌ وَاَعْمُرُوْهَا اَلْاَرْضَ مِمَّا عَمَّرُوْا وَاَعْمُرُوْهَا مِمَّا عَمَّرُوْا مگر پھر ان کا حشر کیا ہوا اقبال سامنے دیکھا وہ دہوکھا گئے نعمتوں کی بارش نے ان کو غرہ میں ڈال دیا خوش حالی ان کے لئے فتنہ بن گئی غلبہ اور حکومت سے معز و جو کہ وہ جبار و قہار بن بیٹھے۔ انہوں نے اپنے کرتوتوں سے اپنے نفس پر ناپ ظلم کرنا شروع کر دیا۔ وَاَتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتُوْا مِنْهُ مِنْ قَبْلِہِ وَاَتَّبَعُوْا اٰتِیٰتِہٖ (۱۰:۱۱) خدا نے ان کی سرکشی کے باوجود ان کو ڈھیل دی وَاَتَّبَعُوْا اٰتِیٰتِہٖ مِنْ قَبْلِہِ اَمَلِیْتُ لَہَا وَہِیَ ظَالِمًا (۱۰:۱۲) اور یہ ڈھیل بھی کچھ معمولی ڈھیل نہ تھی بویں تو مراں کو صدیوں تک بونہی ڈھیل دی جاتی رہی۔ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاٰتِفٍ مِّنْہٗ سِنَّةٌ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (۶:۲۲) مگر یہ بہت ان کے لئے ایک نیا فتنہ بن گئی۔ وہ سمجھے کہ خدا ان کی تدبیروں کے مقابلہ میں عاجز آ گیا ہے۔ اور اب دنیا پر خدا کی نہیں ان کی حکومت ہے آخر کار قہر الہی بھڑک اٹھا۔ ان کی طرف سے نظر عنایت پھر گئی۔ اقبال کے جلائے ادب کا دور آ گیا۔ ان کی چالوں کے مقابلہ میں خدا بھی ایک چال چلا۔ مگر خدا کی چال ایسی تھی کہ وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکتے تھے پھر اس کا

تو یہ کہاں سے کرتے و مکر و مکر اور مکرنا مکرًا و هم لا يشعرون (۲:۲۷) خدا کی چال سامنے سے نہیں آتی خود انسان کے اندر سے اس کے دماغ اور دل میں سرایت کر کے اپنا کام کرتی ہے۔ وہ انسان کی عقل اس کے شعور اس کی تیز اس کی فکر اس کے حواس پر حملہ کرتی ہے۔ وہ اس کے بیٹے کی آنکھیں پھونکتی ہے، وہ اس کو آنکھوں کا اندھا نہیں بلکہ عقل کا اندھا بنا دیتی ہے۔ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَىٰ إِلَّا بِنَسَائِدٍ وَلَكِنَّ تَعْمَىٰ الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (۲:۲۲) اور جب اس کے دل کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں تو ہر تہہ پیر جو وہ اپنی بہتری کے لئے سوچتا ہے، وہ الٹی اس کے خلاف پڑتی ہے۔ ہر قدم جو وہ کامیابی کے مقصود کی طرف برساتا ہے، وہ اس کو ہلاکت بہیم کی طرف لے جاتا ہے اس کی ساری قوتیں خود اس کے خلاف بنا دیتے ہیں۔ اور اس کے اپنے ہاتھ اس کا گلا گھونٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ قَانظُرْ كَيْفَ كَانَتْ عَابَتُهُمْ أَنَاذَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ ۚ تَعْمَىٰ دِينَهُ (۲:۲۲)

اس اقبال و ادب کا ایک نکل نقشہ ہم کو آل فرعون اور بنی اسرائیل کے قصے میں ملتا ہے! اہل مصر ترقی کے انتہائی مہربان کو پہنچ گئے تو انہوں نے ظلم و سرکشی پر کمر باندھی ان کے بادشاہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا، اور ایک کمزور قوم بنی اسرائیل کو جو حضرت یوسف کے زمانے میں وہاں جا کر آباد ہو گئی تھی۔ حد سے زیادہ جو دولت کا تختہ مشق بنا یا آخر جب اس کی اور اہل مصر کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو خدا نے ارادہ کیا کہ ان کو بچاؤ اور اسی ضعیف قوم کو سر بلند کرے جس کو وہ ہیچ سمجھتے تھے، چنانچہ اللہ کا ارادہ پورا ہوا اس ضعیف قوم میں حضرت موسیٰ پیدا کیے گئے، ان کو خود فرعون کے گھر میں خود اس کے ہاتھوں سے پرورش کرایا گیا اور انھیں اس حد پر بامور بھیا گیا کہ اپنی قوم کو مصریوں کی غلامی سے نجات دلائیں۔ انھوں نے فرعون کو نرمی کی راہ سے سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا خدا کی طرف سے فرعون اور اس کی قوم کو مسلسل تین تین گھنٹوں پر قحط پڑے طوفان یطوفان آئے۔ خون برساتی دل ان کی کھیتوں کو چاٹ گئے۔ جو اول اور مینڈکوں نے ان کو خوب ستایا مگر ان کے

اکبر میں فرق نہ آیا۔ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا تُجْرِمُونَ (۱۶:۷) جب تمام مجتہدین ایک ایک کر کے ختم ہو چکیں تو عذاب الہی کا فیصلہ نافذ ہو گیا۔ خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل گئے فرعون اپنے لشکروں سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا اور مصر کی طاقت ایسی تباہ ہوئی کہ صدیوں تک نہ ابھر کی۔ فَآخَذْنَاهُ مِجْنُونَ دُۥ قَنَبَدًا لَّهُمْ فِي الْيَمِّ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ

(۲۸:۴) -

پھر بنی اسرائیل کی باری آئی۔ مصری قوم کو گرانے کے بعد کائنات کے حقیقی فرمانروا نے اس قوم کو زمین کی حکومت بخشی جو دنیا میں ذلیل و خوار تھی وَآوَرْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَدَلْنَا فِيهَا وَّمَتَّ كَلِمَةً رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا (۱۶:۷) اور اس کو دنیا کی تمام قوموں پر فضیلت عطا فرمائی وَآنِي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ (۶:۲)

مگر یہ فضیلت اور وراثت ارضی حسن عمل کی شرط کیساتھ مشروط تھی۔ حضرت موسیٰ کی زبان سے پہلے ہی کہو اویا گیا تھا کہ تم کو زمین کی خلافت دی تو ضرور جائیگی۔ مگر اس بات پر بھی نظر رکھی جاوے گی کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ (كَيْفَ تَعْمَلُونَ) اور یہ وہ شرط ہے جو بنی اسرائیل کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ جس قوم کو بھی زمین کی حکومت دی جاتی ہے اس پر یہی شرط لگا دی جاتی ہے ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (۲:۱۰)

پس جب بنی اسرائیل نے اپنے رب سے سرکشی کی، اس کے کلام میں تحریف کی، حق کو باطل سے بدل دیا، حرام خواری، جھوٹ، بے ایمانی اور عہد شکنی کا شیوہ اختیار کیا، زر پرست، احرص، یزدول اور آرام اللیب بن گئے، اپنے انبیاء کو قتل کیا، حق کی طرف بلانے والوں سے دشمنی کی، ائمہ خیر سے منہ موڑا، آئینہ شرکی اطاعت اختیار کی، تو رب العالمین کی نظر ان کی طرف سے بھی پھرنی۔ ان سے زمین کی وراثت چھین لی گئی، ان کو عراق، یونان،

اور روم کے جابر سلاطین سے پامال کرایا گیا، ان کو گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔ ان کو ذلت و خواری کے ساتھ ملک ملک کی خاک چھنوائی گئی، اور حکومت کا استحقاق ہمیشہ کے لئے ان سے چھین لیا گیا۔ تین ہزار برس سے وہ خدا کی نعمت میں ایسے گرفتار ہوئے ہیں کہ دنیا میں ان کو کہیں عزت کا ٹھکانا نہیں ملتا۔ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا الْغَضَبَ مِنَ اللَّهِ (۲: ۷۷)

آج اسی سنت الہی کا اعادہ پھر ہماری نچا ہوں کے سامنے ہو رہا ہے جس شامت اعمال میں پھیلی تو میں گرفتار ہوئی تھیں اسی شامت نے آج مغربی قوموں کو آن پکڑا ہے جتنی سنیہیں ممکن تھیں وہ سب ان کی جا چکی ہیں۔ جنگ عظیم کے مصائب معاشی مشکلات، بے کاری کی کثرت، امراض نصیبہ کی شدت، نظام عالمی کی بربادی۔ یہ سب پہلی ہوی روشن آیات ہیں جن سے وہ اگر آنکھیں رکھتے تو معلوم کر سکتے تھے کہ ظلم سرکشی، نفس پرستی، اور حق فراموشی کے کیا نتائج ہوتے ہیں۔ گروہ ان آیات سے سبق نہیں لیتے حق سے منہ موڑنے پر برا اصرار کئے جا رہے ہیں۔ ان کی نظر علتِ مرض تک نہیں پہنچتی۔ وہ صرف آثارِ مرض کو دیکھتے ہیں۔ اور اپنی کا علاج کرنے میں اپنی ساری تدبیریں صرف کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے جوں جوں دوا کی جاتی ہے مرض بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اب حالات کہہ رہے ہیں کہ تھیں اور محتول کا دو زخم ہونے والا ہے۔ اور آخری فیصلے کا وقت قریب ہے۔

قدرت الہی نے دوز بردست شیطان مغربی قوموں پر سلا کر دیے ہیں۔ جو ان کو ہلاکت اور تباہی کی طرف کھینچنے لگے جا رہے ہیں۔ ایک قطع نسل کا شیطان ہے اور دوسرا جنگ کا شیطان پہلا شیطان ان کے افراد پر سلا ہے اور دوسرا ان کی قوموں اور سلطنتوں پر پہلے ان کے مردوں اور ان کی عورتوں کی عقلیں خراب کر دی ہیں وہ خود ان کے اپنے ہاتھوں سے ان کی نسلوں کا استیصال کر رہا ہے۔ وہ انہیں منع حمل کی تدبیریں سمجھاتا ہے، اسکا حامل پرآبادہ کرتا ہے، عمل تعمیر Sterilisation کے فوائد بتاتا ہے جس سے وہ اپنی

تو تو تولید کا بیج ہی مار دیتے ہیں انھیں اتنا شقی القاب بنا دیتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو آپ ہلاک کرتے ہیں۔ غرض یہ شیطان وہ ہے جو تبدیلیج ان سے خودکشی کر رہا ہے۔

دوسرے شیطان نے ان کے بڑے بڑے سیاسی مدبروں اور جنگی سپہ سالاروں کو صحیح فکر اور صحیح تدبیر کی قوت سلب کر لی ہے۔ وہ ان میں خود غرضی، مصلحت، منافرت، اعصیت، اور عصب و طمع کے جذبات پیدا کر رہا ہے۔ وہ ان کو فحاشم اور مماندگروہوں میں تقسیم کر رہا ہے۔ انھیں ایک دوسرے کی طاقت کا فزا چکھایا چاہتا ہے کہ پنی عذاب الہی کی ایک صورت ہے اور **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْضَحُوا بِمَنِّكُمْ** (۸:۶) وہ ان کو ایک بڑی زبردست خودکشی کے لئے تیار کر رہا ہے، جو تدبیر ہی نہیں بلکہ آنی ہوگی۔ اس نے تمام دنیا میں باروت کے خزانے جمع کر دیے ہیں۔ اور جگہ جگہ خطرے کے مرکز بنا رکھے ہیں۔ اب وہ صرف ایک وقت کا منتظر ہے جو وہی کہ اس کا وقت آیا وہ کسی ایک خزانہ باروت کو شتاب و کھادے گا۔ اور پھر آن کی آن میں وہ تباہی نازل ہوگی جس کے آگے تمام بھلی قوموں کی تباہیاں چھو جائیں گی

یہیں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں ہے بلکہ یورپ امریکہ اور جاپان پر آئندہ جنگ کے لئے جس قسم کی تیاریاں کی جا رہی ہیں، مان کو دیکھو دیکھو کہ خود ان قوموں کے اہل بصیرت رز رہے ہیں اور اس جنگ کے نتائج کا تصور کر کے ان کے جو اس باختہ ہوئے جاتے ہیں۔ حال میں سرژل نیومان (Sergel Neumann) نے جو پہلے امریکہ کے لٹری مشاف کا ایک، رکن تھا، آئندہ جنگ پر ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں وہ کہتا ہے کہ آئندہ جنگ محض فوجوں کی لڑائی نہیں ہوگی بلکہ اسے ایک نسل تمام کرنا چاہئے جس میں عورتوں اور بچوں تک کو نہ چھوڑا جائیگا۔ سائنس دانوں کی عقل نے جنگ کا کام سپاہیوں سے چھین کر کیمیاوی مرکبات اور بے روح آلات کے سپرد کر دیا ہے۔ جو مقاتل (Combatant

اور غیر مقاتل) میں تیز کرنے سے قاصر ہیں اب بخاریہ لکھتا ہے

کی لڑائی، میدانوں اور قلعوں میں نہیں بلکہ شہروں اور بستیوں میں ہوگی کیونکہ جدید نظریہ کے مطابق غنیم کی اصلی قوت فوجوں میں نہیں بلکہ اس کی آبادیوں، اس کی تجارتی منڈیوں اور صنعتی کارگاہوں میں ہے۔

اب بوئی جہازوں سے طح طح کے بم برسائے جائیں گے جن سے آتش نشان لٹنے زہریلی ہوائیں اور ان کے جو اٹیم غل کر وقت واحد میں ہزاروں لاکھوں کی آبادی کو نیست و نابود کر دیں گے ان میں سے ایک قسم کے بم **Lewisite Bombs** ایسے ہیں جن کا ایک گولہ لندن کی بڑی سے بڑی عمارت کو پارہ پارہ کر سکتا ہے۔ ایک زہریلی ہوا۔ (**Green Cross gas**) کے نام سے موسوم ہے جسکی خاصیت یہ ہے کہ جو اس کو سونگھے گا وہ ایسا محسوس کرے گا کہ گویا پانی میں ڈوب گیا ہے۔ ایک دوسری قسم کی زہریلی ہوا (**Yellow Cross**) میں سانپ کے زہر کی سی خاصیت ہے، اور اس کے سونگھنے سے بالکل وہی اثرات ہوتے ہیں۔ جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتے ہیں۔ اسی قسم کی بارہ زہریلی ہوائیں اور بھی ہیں جو تقریباً غیر مرئی ہیں۔ ان کے اثرات ابتداءً بالکل محسوس نہیں ہوتے، اور جب محسوس ہوتے ہیں تو بہتر علاج کے امکانات باقی نہیں رہتے۔ ان میں سے ایک خاص ہوا ایسی ہے جو بہت لمبندی پر پہنچ کر پھیل جاتی ہے، اور جو ہوائی جہاز اس کے حلقے سے گزرتا ہے اس کا چلانے والا ایک اندھا ہو جاتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کی ہوائیں اگر ایک ٹن کی مقدار میں شہر پیرس پر چھوڑی جائیں تو ایک گھنٹہ کے اندر اس کو کلیتہً تباہ کیا جاسکتا ہے اور یہ ایسا کام ہے جس کو انجام دینے کے لئے صرف ۱۰ ہوائی جہاز کافی ہیں۔

حال میں ایک برقی آتش نشان گولہ ایجاد کیا گیا ہے جس کا وزن صرف ایک کلوگرام ہوتا ہے مگر اتنے سے گولہ میں یہ قوت ہے کہ جب کسی چیز سے اس کا تصادم ہوتا ہے تو دو فٹہ تین ہزار درجہ فارن ہیت کی عمارت پیدا ہوتی ہے اور اس سے ایسی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کسی چیز سے بجھائی نہیں جاسکتی۔ پانی اس کے تحت

پتھر دل ثابت ہوا ہے اور ابھی تک سائنس اس کے بھاننے کا کوئی طریقہ دریافت نہیں کر سکا ہے۔ خیال یہ ہے کہ ان گولوں کو شہروں کے بڑے بڑے بازاروں پر پھینکا جائے گا تاکہ اس سرے سے اس سرے تک آگ لگ جائے، پھر جب لوگ سرسیمہ ہو کر بھاگنے لگیں گے تو ہوائی جہازوں سے زہریلی ہواؤں کے بم برسائے جائیں گے، جن سے تباہی کی تکمیل ہو جائے گی۔

ان ایجادات کو دیکھ کر ماہرین فن نے اندازہ لگا یا ہے کہ چند ہوائی جہازوں سے دنیا کے بڑے بڑے اور محفوظ ادارہ سلطنت کو دو گھنٹوں میں پوند خاک کیا جاسکتا ہے۔ لاکھوں کی آبادی کو اس طرح مسموم کیا جاسکتا ہے کہ رات کو اچھے خاصے سوئیں اور صبح کو ایک بھی زندہ نہ اٹھے۔ زہریلے مادوں سے ایک پورے ملک میں پانی کے ذخائر کو مسموم، مواشی اور حیوانات کو ہلاک، کھیتوں اور باغوں کو خارت کیا جاسکتا ہے، ان تباہ کن عملوں کی مدافعت کا کوئی مؤثر ذریعہ بھی تک ایجاد نہیں ہو رہا ہے۔ بجز اس کے کہ دونوں محارب بڑے ایک دوسرے پر اسی طرح حملے کریں اور دونوں ہلاک ہو جائیں۔

یہ آئندہ جنگ کی طیاروں کا ایک مختصر بیان ہے۔ اگر آپ تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو

کتاب) What would be the Character of a New war

(ملاحظہ کیجئے، جو جنیوا کی انٹرنیشنل یونین نے باقاعدہ تحقیقات کے بعد شائع کی ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ اندازہ کریں گے کہ مغربی تہذیب نے کس طرح اپنی ہلاکت کا سامان اپنے ہاتھوں فراہم کیا ہے۔ اب اس کی عمر کا امداد صرف اعلان جنگ کی تاریخ تک ہے، جس روز دنیا کی دو بڑی سلطنتوں کے درمیان جنگ چھڑی اسی روز سمجھ لیجئے کہ مغربی تہذیب کی تباہی کے لئے خدا کا فیصلہ صادر ہو چکا۔ کیونکہ دو بڑی سلطنتوں کے میدان میں اتر آنے کے بعد کوئی چیز جنگ کو عالمگیر ہونے سے نہیں بچا سکتی۔ اور جب جنگ عالمگیر ہوگی تو تباہی بھی عالمگیری ہی ہوگی

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
 آيِدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي
 عَمِلُوا الْعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۳۰: ۵)۔
 لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے لئے ہوئے کر تو توں نے سختی
 اور تری میں فساد رونما ہو گیا ہے تاکہ انہیں ان کے
 بعض اعمال کا مزہ چکھائے۔ شاید وہ اب بھی رجوع کریں
 بہر حال اب قریب ہے کہ وراثت ارضی کا نیا بندوبست ہو، اور ظالمین و مسرفین کو گرا کر کسی
 دوسری قوم کو جو غالباً مستضعفین ہی میں سے ہوگی۔ زمین کی خلافت پر سرفراز کیا جائے۔ دیکھنا ہے کہ اس
 رتبہ حضرت حق کی نظر انتخاب کس پر پڑتی ہے۔

ہمارے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ آئندہ کونسی قوم اٹھائی جائے گی۔ یہ اللہ
 کی دین ہے جس سے چاہتا ہے چھینتا ہے۔ اور جس کو چاہتا عطا کرتا ہے۔ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ
 تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳: ۳) مگر اس معاملہ میں بھی اس کا ایک
 قانون ہے جسے اس نے اپنی کتاب عزیز میں بیان فرما دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک قوم کو جب وہ اس
 کے بُرے اعمال کی وجہ سے گراتا ہے، تو اس کی جگہ کسی ایسی قوم کو اٹھاتا ہے جو اس معصوب قوم کی طرح بدکار
 اور اس کے ماتہ سرکش نہ ہو۔

وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ
 لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (۴: ۴۷)۔
 اٹھائے گا۔ پھر وہ لوگ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

اس لئے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل جو کمزور اور مغلوب النفس قومیں مغربی تہذیب کی نقالی کر رہی
 ہیں۔ اور فرنگی اقوام کے محاسن کو (جو تھوڑے بہت ان میں باقی رہ گئے ہیں) اختیار کرنے کے بجائے ان
 معائب کو اختیار کر رہی ہیں جو ان کے معصوب ہونے کی علت ہیں ان کے لئے آئندہ انقلاب میں کامیابی
 و سرفرازی کا کوئی موقع نہیں ہے۔